از عدالتِ عظمیٰ

سیکٹر 6، بہادر گڑھ پلاٹ ہولڈرز ایسوسی ایشن ودیگران

بنام

سٹیٹ آف ہریانہ ودیگر

تاریخ فیصلہ: اپریل 7، 1997

[کے راما سوامی اور ڈی پی وادھوا، جسٹس صاحبان]

توہین-کالونی میں ترقیاتی کام مکمل کرنے کے لیے جواب دہندگان کو عدالت عظمیٰ کی طرف سے دی گئی ہدایت-عدالتی حکم کی نافرمانی کا الزام-ہدایات پر عمل کرنے میں جواب دہندگان کی طرف سے کوئی جان بوجھ کر نافرمانی نہیں پائی گئی-اس لیے عدالتی حکم کی نافرمانی کے لیے جواب دہندگان کی اثباتِ جُرم کی ضمانت نہیں تھی۔

اصل دیوانی / اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: توہین عدالت کی درخواست نمبر 577، سال 1996۔

میں سے

دیوانی اپیل نمبر 237، سال 1981۔

سی ڈبلیو پی نمبر 2415، سال 1980 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 17.10.80 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کے لیے آر سی ورما اور چتنیا سدھارتھ۔

جواب دہندگان کے لیے سوراج کوشل، مسز ایچ وہی، سنجیو پبی اور مس این مکھرجی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

یہ سیکٹر-6 بہادر گڑھ پلاٹ ہولڈرز ایسوسی ایشن بنام ریاست ہریانہ، جے ٹی (1995)9 ایس سی 167 میں اس عدالت کے حکم کی نافرمانی کے لیے توہین عدالت کی درخواست ہے۔ فیصلے کے عملی حصے میں اس عدالت نے مندرجہ ذیل ہدایت کی:

"فراہمی تقریباً دو دہائیاں پہلے ہونے کی وجہ سے 1992 تک بھی پلاٹوں کو مکمل طور پر تیار نہ کرنے کا کوئی جواز نہیں ہو سکتا۔ اواے نمبر 2، سال 1992 کا بیان کہ یہ شعبہ "تقریباً مکمل طور پر ترقی یافتہ ہے" اور یہ کہ "عارضی طور پر نمٹا دیا گیا ہے" جواب دہندگان کی طرف سے مناسب دلچسپی اور توجہ کی کمی کے بارے میں بات کرتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم یہ بتائیں گے کہ مدعاعلیہ کی جانب سے اس عدالت کے سامنے 14.1.1995 پر ایک بیان دیا گیا تھا کہ تیار شدہ پلاٹوں کا قبضہ اپیل گزاروں کو چھ ماہ کی مدت کے اندر دیا جائے گا، اور اس لیے ایسی ہدایت دی گئی تھی۔ شری بھنڈارے کا کہنا ہے کہ ہدایت کی خط اور روح میں تعمیل کی جانی باقی ہے۔ یہ وہ شکایت ہے جس نے توہین عدالت کی درخواست نمبر 22، سال 1989 کو جنم دیا ہے۔ مقدمے کے حقائق اور حالات پر، ہم توہین عدالت کی درخواست کو آگے بڑھانے کی تجویز نہیں کرتے ہیں اور جواب دہندگان کو ایک بار پھر اس شعبے کو مکمل طور پر ترقی دینے کی ہدایت کریں گے، نہ کہ "تقریباً مکمل طور پر"۔ یہ چھ ماہ کی مدت کے اندر کیا جائے گا، جس میں ناکام ہونے پر مدعاعلیہ نہ صرف توہین عدالت کا جوابدہ ہو گا بلکہ مقسُوم الیہ ز کو کسی بھی طرح کا سود ادا کرنے کی جوابدہی سے بھی بری کر دیا جائے گا۔

یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ حکام نے اس عدالت کے ذریعے مذکورہ بالا حکم کے بعد کوئی قدم نہیں اٹھایا ہے۔ اس کے نتیجے میں توہین عدالت کا نوٹس جاری کیا گیا۔ حلف نامے دو افراد کی طرف سے دائر کیے گئے ہیں۔, چیف انجینئر کے کے بھوگرا اور دوسرے ایگزیکٹو انجینئر آر کے گرگ کے ذریعے۔ چیف انجینئر نے اپنے بیان حلفی کے پیراگراف 4 میں کہا ہے کہ "میں کہتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ میں نے ذاتی طور پر سیکٹر-6، بہادر گڑھ کا دورہ اور معائنہ کیا ہے اور پتہ چلا ہے کہ ایگزیکٹو انجینئر کے بیان حلفی میں تفصیل کے ساتھ ساتھ اضافی کام سائٹ پر کیے گئے ہیں۔" ایگزیکٹو انجینئر آر کے گرگ کی طرف سے دائر بیان حلفی میں انہوں نے پیراگراف 4 میں اپنی طرف سے کی گئی کارروائی کے بارے میں بتایا ہے، جو کہ درج ذیل ہے:

> "دیوانی اپیل نمبر 1981/2347 میں اس معزز عدالت کے فیصلے کی ہدایات کے مطابق، اتھارٹی نے بقایا کام شروع کیا۔ تقریباً 4/8 کلومیٹر (760 میٹر) کی

لمبائی والی 800 ملی میٹر قطر کی سیوریج پائپ لائن بچھائی گئی ہے اور اسے فعال کر دیا گیا ہے، جبکہ اس شعبے سے متصل عارضی نکاسی کو ترک کر دیا گیا ہے۔ ایک برقی ٹرانسفارمر نصب کیا گیا ہے اور کھلی جگہوں کو خاردار تاروں سے باڑ لگا کر ہموار کیا گیا ہے۔ ترقیاتی کاموں کے علاوہ، مندرجہ ذیل مرمت اور اضافہ کے کام بھی انجام دیے گئے ہیں۔

(a) 95۔ نیشنل ہائی وے نمبر 8 سے کالونی تک 4 لین تقسیم شدہ کیرج وے کے مرکزی دروازے کے مرکزی کنارے پر سوڈیم لیمپ فراہم کیے گئے ہیں۔

(b) قومی شاہراہ نمبر 8 سے کالونی میں دو اہم اندراجات کی مرمت کی گئی ہے اور مکینیکل مکسر اور پیور مشینوں کے ساتھ دوبارہ تیار کیا گیا ہے اور وہ اچھی حالت میں ہیں۔

(c) کالونی کی تمام بڑی سڑکیں جن کی چوڑائی 6.7 میٹر اور 9.4 میٹر ہے ان کی مرمت کی گئی ہے اور مکینیکل مکسر اور پیور مشین سے دوبارہ تیار کی گئی ہے اور وہ اچھی حالت میں ہیں۔

(d) لگائے گئے پودوں کے تحفظ کے لیے تین سو ٹری گارڈ لگائے گئے ہیں۔

اتھارٹی نے اس معزز عدالت کے فیصلے / ہدایات کے بعد سے ان کاموں پر تقریباً 2 لاکھ روپے خرچ کیے ہیں۔

مزید عرض کیا جاتا ہے کہ متعلقہ اتھارٹی نے کالونی / سیکٹر 6، بہادر گڑھ میں تمام ترقیاتی کام مکمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کی ہے، اور اس سلسلے میں اتھارٹی مؤقر عدالت عالیہ کے آئندہ احکامات / ہدایات کی پابند رہے گی۔"

مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے جوابی بیان حلفی داخل کرنے سے پہلے لی گئی تصاویر پر مشتمل البم ہمارے سامنے رکھا ہے۔ البم اور بیان حلفی کو دیکھنے پر، ہم دیکھتے ہیں کہ جواب دہندگان کی طرف سے ان ہدایات پر عمل کرنے میں کوئی جان بوجھ کر نافرمانی نہیں ہے جیسا

کہ انہوں نے ہمارے پہلے مذکور حکم میں کیا تھا۔ اس کے مطابق، ہمیں اس عدالت کے ذریعے جاری کردہ احکامات کی نافرمانی پر انہیں مجرم قرار دینے کا کوئی وارنٹ نہیں ملتا۔ تاہم، درخواست گزاروں کے وکیل، شری آر سی ورما کا کہنا ہے کہ ابھی بھی زائد کام کیا جارہا ہے۔ اگر کاموں کی تکمیل میں کوئی کمی ہے تو درخواست گزاروں کے لیے ہمیشہ کھلا رہتا ہے کہ وہ مدعاعلیہ کے نوٹس میں لائیں اور ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ مدعاعلیہ بھی ایساہی کریں گے۔

توہین عدالت کی درخواست اسی کے مطابق مسترد کی جاتی ہے۔

درخواست مسترد کردی گئی۔